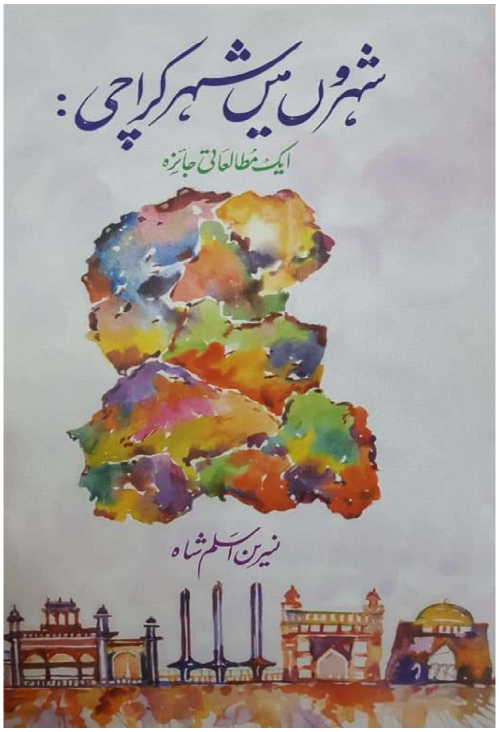

کتابی تجزیہ

عنوان: شہروں میں شہر کراچی: ایک مطالعاتی جائزہ
مضمون: تحقیق
مصنفہ: نسرین اسلم شاہ
ناشر: رائل بک کمپنی، بی جی-۵، ریکس سینٹر بیسمنٹ، نزد پنوراما سینٹر، فاطمہ جناح روڈ، کراچی
صفحات: ۴۸۳
قیمت: ۲۵۰۰ روپے
اشاعت: اوّل - ۳۰/نومبر ۲۰۱۹ء
ISBN: 978-969-9453-09-3

پیشِ نظر کتاب ''شہروں میں شہر کراچی: ایک مطالعاتی جائزہ'' شہر کراچی کے تاریخی پس منظر کے حوالے سے ایک بہترین تحقیقی کاوش ہے جس میں مصنفہ پروفیسر ڈاکٹر نسرین اسلم شاہ صاحبہ نے نہایت محنت و جانفشانی سے اس عروس البلاد روشنیوں کے شہر کراچی کے تاریخی اور جغرافیائی منظرنامے کو بیان کرتے ہوئے موجودہ شہری ڈھانچے (انفرااسٹرکچر) کے بارے میں مکمل آگاہی فراہم کی ہے۔ مصنفہ نے شہر کراچی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے ۴۸۳ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی ہے جو اس شہر کے بارے میں مکمل معلومات کا خزانہ ہے۔

ڈاکٹر نسرین نے کراچی کے قدیم تاریخی پس منظر کو بیان کرتے ہوئے جہاں اس کے محلِ وقوع اور آب وہوا کو بیان کیا ہے وہیں برطانوی راج کے دور پر روشنی ڈالتے ہوئے اس دور میں ہونے والی ترقی اور کراچی میں بننے والی نئی بستیوں اور عمارتوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ وہیں انہوں نے تحریک آزادی میں کراچی کے باسیوں کی بھرپور شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کو اُجاگر کیا ہے کہ اس شہر کے باسی ہمیشہ سے ہی ہر قومی سیاسی تحریک کا حصہ رہے ہیں جو یہاں کے رہنے والوں کے شعور و آگہی کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ تحریک پاکستان کی جدوجہد میں یہاں کے باسیوں نے نہ صرف یہ کہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا بلکہ مسلم لیگ کو پروان چڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

زیرِنظر کتاب میں کراچی کے قدیم و جدید انتظامی ڈھانچے اور موجودہ انتظامی ساخت پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے محلِ وقوع، مشہور عمارتوں اور جگہوں کے بارے میں بیان کرتے ہوئے یہاں کے قدیم و جدید بازار، تفریحی مقامات، تعلیمی اداروں، عبادت گاہوں، ہسپتال، پولیس اسٹیشن، کھیل کے میدان، تفریح گاہوں، صنعتوں، بینک، قبرستان، شادی ہال، پیٹرول پمپ، فائر اسٹیشن، کُتب خانے، مزارات، یونین کونسل و میونسپل کارپوریشن، تعلیمی و تربیتی ادارے، رفاہی و فلاحی ادارے، ڈاک خانے (پوسٹ آفس)، ٹرانسپورٹ، بندرگاہ، ہوائی اڈے اور کھانے پینے کی مشہور جگہوں غرض یہ کہ شہر کے چپے چپے کو اس معلوماتی کوزے میں سمو دیا ہے۔ مصنفہ نے ۲۰۱۷ء کی مردم شماری کے مطابق کراچی کی آبادی کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔ جہاں انہوں نے کراچی کے چند علاقوں کے ناموں اور مشہور سڑکوں کے ناموں کی وجہ تسمیہ پر معلومات پر مبنی دلچسپ روشنی ڈالی ہے وہیں کراچی کے منفرد مقامات اور عمارات اور مشہور شاہراہوں کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی ہیں۔

نہ صرف یہ کہ کراچی کے ساختی ڈھانچے کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے بلکہ کراچی کو درپیش اہم مسائل کا بھی تفصیلی جائزہ لیا ہے، جس میں آبادی کے تناسب سے ٹرانسپورٹ کی قلت، پانی کی فراہمی کا مسئلہ، بجلی، پبلک ٹوائلٹ کا نہ ہونا، کوڑے کرکٹ اور صفائی کے نظام جیسے اہم پہلوؤں کو اپنی اس تحقیق میں اُجاگر کیا ہے۔

مصنفہ نے کراچی کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے مختلف ادوار میں کراچی کو دیے جانے والے ناموں کو تاریخی پس منظر کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ کیوں اور کب اس شہر کو ان ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ بالآخر ۱۸۶۰ میں چیمبر آف کامرس کی جانب سے اس شہر کو کراچی کا نام دینے کی سفارش کی گئی اور اُس وقت سے آج تک پوری دنیا اس شہر کو اسی نام یعنی ''کراچی'' کے نام سے جانتی ہے۔

ڈاکٹر نسرین نے جہاں دیگر پہلوؤں کو اُجاگر کیا ہے وہیں اس شہر میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے زیادہ تر اُن افراد کا ذکر بھی کیا ہے جو کراچی میں ہی پیدا ہوئے۔ اس کے علاوہ ان مشہور سماجی کارکنان کا ذکر بھی ضروری سمجھا ہے جو کراچی میں تو پیدا نہیں ہوئے لیکن اپنی پوری زندگی کراچی اور کراچی میں بسنے والے افراد کی فلاحی خدمات میں صرف کر دی، جن میں عبدالستار ایدھی صاحب جو پیدا تو جوناگڑھ میں ہوئے لیکن ۱۹۴۷ء میں قیامِ پاکستان کے وقت ہجرت کر کے کراچی آ بسے اور اپنی ساری عمر سماجی بہبود کے کاموں کے لیے وقف کر دی۔ اس کے علاوہ بلقیس ایدھی صاحبہ جو عالمی شہرت کی حامل پاکستانی سماجی کارکن اور جناب عبدالستار ایدھی کی اہلیہ تھیں، انڈیا کے ضلع

گجرات کے ایک گاؤں بانٹوا میں پیدا ہوئیں اور والدین کے ساتھ ہجرت کر کے کراچی آ گئیں۔ شادی کے بعد آپ نے دن رات ایدھی صاحب کے ساتھ شانہ بشانہ چلتے ہوئے بھرپور سماجی وفلاحی خدمات انجام دیں۔

اس کے علاوہ ڈاکٹر رُتھ فاؤ جن کو پاکستان کی مدر ٹریسا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر رُتھ فاؤ جرمنی کے شہر پرزٹ میں پیدا ہوئیں اور ۱۹۶۰ء میں کراچی آئیں اور پھر ساری عمر جزام کے مریضوں کے علاج اور دیکھ بھال میں صرف کر دی۔ ان کا انتقال جزام کے مریضوں کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ تھا۔ یہ ملکی تاریخ کی پہلی غیر مسلم خاتون تھیں جنہیں پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ دفنایا گیا اور تینوں مسلح افواج کے سربراہان اور اعلیٰ حکومتی عہدیداروں کے علاوہ بے شمار عقیدت مندوں نے جنازے میں شرکت کی۔

مصنفہ نے ڈاکٹر ادیب الحسن رضوی، ناظم جیوا، انصار برنی، محمد رمضان چھیپا کی خدمات پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے علاوہ کراچی میں پیدا ہونے والی معروف سیاسی وادبی شخصیات جن میں سر عبداللہ ہارون، قائداعظم محمد علی جناح، سر آغا خان سوم، جمشید نسروانجی، محترمہ فاطمہ جناح، ارشاد احمد بیگ چغتائی، یوسف ہارون، راشد منہاس، بے نظیر بھٹو، ڈاکٹر شیر شاہ محمد، آسانند مامتورا، اشفاق حسین زیدی، پروین شاکر، انوار احمد علوی، اخلاق احمد اور دیگر شخصیات کے بارے میں معلومات فراہم کی ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ نے نامور کھلاڑیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے پاکستان کے لیے کھیلوں کی دنیا میں ان کی خدمات کا جائزہ پیش کیا ہے۔ فن اداکاری اور گلوکاری سے تعلق رکھنے والی مشہور شخصیات کا ذکر بھی اس کتاب میں موجود ہے۔

اس کتاب میں کراچی کی قدیم عبادت گاہوں کا تذکرہ بھی موجود ہے جس میں قدیم مساجد، گرجا گھر، مندر، آتش کدے، گردوارے اور جماعت خانے شامل ہیں۔ کراچی شہر مختلف مذاہب کے رہنے والوں کا مسکن ہے۔ یہاں مسلمان، عیسائی، پادری، ہندو، سکھ سب رہائش پذیر ہیں اور ان کی عبادت گاہیں بھی زمانہ قدیم سے یہاں موجود ہیں۔ عبادت گاہوں کے ساتھ یہاں مشہور بزرگ مرد وخواتین کے مزارات بھی موجود ہیں جن میں اکثر زمانہ قدیم سے یہاں موجود ہیں، جیسے مائی میران شاہ جو غوث الاعظم کی نواسی تھیں ان کا مزار تین سو سے چار سو سال قدیم ہے۔ اسی طرح مائی لانجی کا مزار بھی تقریباً تین سو سال قدیم بتایا جاتا ہے۔

شہر کراچی کی اپنی ایک منفرد تاریخی حیثیت ہے کیونکہ اس شہر نے قدیم زمانے سے لے کر اب تک بڑے نشیب وفراز دیکھے ہیں۔ یہاں قدیم رہنماؤں نے جنم لیا اور کچھ یہیں ابدی نیند سو رہے ہیں۔ یہ شہر وسیع سیاسی، تعلیمی،

سماجی وثقافتی پس منظر رکھتا ہے۔اس کتاب میں اس شہر کی تاریخی اہمیت کو بڑے جامع انداز سے اُجاگر کیا گیا ہے۔مثلاً اس شہر کے ہر پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ صرف یہ کہ یہاں کے ابتدائی حالات سے لے کر سماجی، سیاسی، ادبی، فنون لطیفہ اور کھیلوں سے تعلق رکھنے والی مشہور شخصیات سے متعارف کروایا گیا ہے۔ بلکہ قدیم و جدید عمارات، عبادت گاہوں، مزارات، تعلیمی اداروں اور کُتب خانوں کی مکمل تفصیلات کے ساتھ کراچی کے ۱۸ ٹاؤنز کا مکمل تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں ان ۱۸ ٹاؤنز میں موجود مشہور مقامات، عمارات، صحت اور تعلیمی مراکز، اہم کاروباری اور تجارتی مراکز، عبادت گاہوں، پولیس اسٹیشنز، ہسپتال اور دیگر اہم معلومات کو جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔اس کتاب میں پیش کی جانے والی ہر ٹاؤن اور یونین کونسل کی تفصیل بمعہ علاقے کے حوالے، بسوں کے روڈ، ٹاؤن میں موجود مختلف سہولیات کی تفصیل بمعہ ان کے پتے وغیرہ جو انتہائی عرق ریزی سے جمع کی گئی ہیں اس کتاب کی صداقت اور معتبری ظاہر کرتی ہے۔

اس تحقیق میں مصنفہ نے ہر پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑی باریک بینی سے کراچی کے گلی کوچوں کے ماضی و حال کو قلم بند کیا ہے جو محققین کے لیے ایک کارآمد سرمایہ ثابت ہوگا۔ڈاکٹر صاحبہ نے کراچی کی قدیم وجدید تاریخ بیان کرتے ہوئے بڑی خوبصورتی کے ساتھ کراچی سے اپنے تعلق اور لگاؤ کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''کراچی سے میرا تعلق اتنا ہی قدیم ہے جتنی میں خود ہوں'' یہاں کے گلی کوچوں میں اپنے بچپن سے اب تک کا سفر طے کیا۔اس شہر سے اپنی انسیت بیان کرتے ہوئے انہوں نے لکھا کہ وہ کبھی بھی اس شہر کو چھوڑنے کا تصور نہ کرسکیں، باوجود کئی مواقع میسر آنے کے انہوں نے کراچی میں رہنے کو ترجیح دی اور اس شہر سے محبت اور انسیت کا ثبوت ان کی کتاب ہے جو انتہائی باریکی سے تحقیق کا نتیجہ ہے۔ڈاکٹر نسرین عرصہ ۳۱ سال سے درس وتدریس وتحقیق سے وابستہ ہیں تو انہوں نے اپنی شب وروز محنت اور تحقیق کے نچوڑ کو اس کتاب میں سمو دیا ہے۔یہ کراچی پر لکھی جانے والی کتب میں ایک مکمل اور جامع کتاب ہے، جس کے مطالعے سے ایک عام قاری کراچی کے ماضی وحال کے بارے میں بیک وقت معلومات حاصل کرسکتا ہے۔اس کتاب کو ہم کراچی کے ۱۸ ٹاؤنز کی Log Book بھی کہہ سکتے ہیں جس میں ہر ٹاؤن کے بارے میں موجود معلومات پتوں کے ساتھ دی گئی ہیں۔

ڈاکٹر اسماء منظور بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر سینٹر آف ایکسیلینس فار ویمنز اسٹڈیز، جامعہ کراچی میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔